

۵۷۵۰۲
۳۷/۶/۳

Darul ifta Darul uloom

istefta

29 February 2016 at 19:27

محترم مفتیان عظام
السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته
ایک مسئلہ کی تحقیق میں آپ حضرات کی توجہ مطلوب ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے کہ رجل سمع اسما من أسماء الله تعالى
يجب عليه أن يعظمه و يقول سبحان الله وما أشبه ذلك (ہندیہ 5/315، ط: رشیدیہ)
و كذا في التاتارخانیہ 18/44
و كذا في الفتاویٰ البزازیہ علی هامش الہندیہ 6/354
و فتاویٰ قاضیخان 3/224
و خلاصۃ الفتاویٰ 4/331
و کتاب الفتاویٰ 1/150
ان فتاویٰ جات میں لفظ اللہ کے سننے پر تعظیمی کلمات کہنا واجب لکھا ہے۔ جبکہ شیخ ابو سعید محمد بن مصطفیٰ المفتی الخادمی نے
البریقة المحمودیہ فی شرح الطریقة المحمدیہ والشرعیۃ النبویۃ میں تصریح فرمائی ہے کہ وجوب کا قول قابل اشکال ہے۔ فتاویٰ دارالعلوم زکریا
1/43، 44 میں استحباب کا قول ہے۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ لفظ اللہ کہنے یا سننے کے بعد تعظیمی کلمات کہنا واجب ہے یا مستحب۔ نیز قائل اور
سامع دونوں کا حکم برابر ہے یا مختلف ہے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔ اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی سننے کے بعد کلمہ تعظیمی کے واجب ہونے میں دو روایتیں ملتی ہیں، ایک وجوب، اور دوسری استحب کی۔

واعلم أن الصلاة على النبي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مرة في مدة العمر فريضة ، وإذا سمع اسمه عليه الصلاة والسلام قيل يجب الصلاة عليه ، وقيل : يستحب والأول قول الطحاوي ، والثاني قول الكرخي ، ثم إذا تكرر سماع اسمه عليه الصلاة والسلام في مجلس واحد فقيل : تتداخل الصلاة ، وقيل : لا ومثل هذا الاختلاف في من سمع اسم الله تعالى أنه يجب عليه التعلية والتقدیس أم مستحب ، ثم يتداخل أم لا؟ [العرف

الشدی للكشميري - (2 / 41)]

لیکن کتب میں جس طرح آنحضرت ﷺ کے نام سننے کے بعد درود شریف پڑھنے کے حوالہ سے مفتی بہ قول کی صراحت ملتی ہے اس طرح کی صراحت اللہ تعالیٰ کے نام سننے کے بعد کلمہ تعظیمی کے حوالہ سے نہیں مل سکی۔ البتہ ”فتاویٰ بزازیہ“ میں ہے کہ قائل کے لیے کلمہ تعظیمی کا استعمال مستحب ہے۔ اگرچہ ”حاشیۃ الطحاوی“ میں ہے کہ قائل اور سامع کے حق میں کلمہ تعظیمی کے واجب ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ لیکن ان کی یہ بات محل نظر ہے کیونکہ اس مسئلہ میں واضح طور پر اختلاف کتب میں مذکور ہے۔ (جیسا کہ اوپر حوالہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے) نیز آنحضرت ﷺ کا اسم گرامی سننے کے بعد درود شریف پڑھنے کے واجب ہونے پر فقہاء کرام نے حدیث سے استدلال کیا ہے، جو یہاں درج کی جاتی ہے۔

حدثنا أحمد بن إبراهيم الدورقي حدثنا ربيع بن إبراهيم عن عبد الرحمن بن إسحاق عن سعيد بن أبي سعيد عن أبي هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رغم أنف رجل ذكرت عنده فلم يصل علي..... ويروى عن بعض أهل العلم قال إذا صلى الرجل على النبي صلى الله عليه وسلم مرة في المجلس أجزأ عنه ما كان في ذلك المجلس. [سنن الترمذي (5 / 550)]

لیکن اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی سننے کے بعد کلمہ تعظیمی کے واجب ہونے کے حوالہ سے کوئی حدیث نظر سے نہیں گزری۔ اور متداول کتب فقہ میں مفتی بہ قول کی صراحت نہ ہونے کی وجہ سے یہ بات واضح نہیں ہو سکی کہ اللہ تعالیٰ کے نام کہنے یا سننے کے بعد کلمہ تعظیمی کا حکم واجب ہے یا مستحب؟ اسی طرح یہ بات بھی واضح طور پر معلوم نہ ہو سکی کہ وجوب کا حکم قائل اور سامع دونوں کے لیے ہے، یا صرف ایک کے لیے (وجود اختلاف



الروایتیں کما ذکر من قبل) لہذا کلمہ تعظیمی کے وجوب کی حیثیت کو جاننے کے لیے احادیث مرفوعہ، مقطوعہ اور کبار ائمہ کے کلام کی طرف مراجعت کی گئی کہ ان کا عمل اللہ جل شانہ کا نام لینے کا بعد کیا رہا ہے۔ یہاں وہ احادیث مرفوعہ درج کی جاتی ہیں جن میں لفظ اللہ کے بعد کلمہ تعظیمی منقول نہیں ہے۔ لیکن ایسی بھی کئی احادیث مرفوعہ اور مقطوعہ موجود ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ تعظیمی کلمات کا ذکر ملتا ہے، جس کو جاننے کے لیے بوقت ضرورت کتب حدیث کی طرف مراجعت کی جاسکتی ہے۔

سنن الترمذی (4/ 367)

حدثنا أبو مصعب المدني حدثنا عبد المہمین بن عباس بن سهل ابن سعد الساعدي عن أبيه عن جده قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم الأناة من الله والعجلة من الشيطان.

سنن الترمذی (4/ 638)

حدثنا سفيان بن وكيع حدثنا عيسى بن يونس عن ابي بكر بن أبي مریم ح وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن أخبرنا عمرو بن عون أخبرنا ابن المبارك عن أبي بكر بن أبي مریم عن ضمرة بن حبيب عن شداد بن أوس : عن النبي صلى الله عليه و سلم قال الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنى على الله.



شعب الإيمان - البيهقي (6/ 43)

حدثنا أبو حازم الحافظ أنا علي بن الفضل بن محمد بن عقيل الخزازي نا محمد بن عثمان بن أبي شيبة نا أبو صهيب النضر بن سعيد نا موسى بن عمير عن الحكم بن عتيبة عن إبراهيم عن الأسود عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخلق عيال الله فأحب الخلق إلى الله من أحسن إلى عياله.

صحيح البخاري- نسخة طوق النجاة (ص: 202)

حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا سليمان عن موسى بن عقبة عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة أن رسول الله ؟ قال سدّدوا وقاربوا واعلموا أن لن يدخل أحدكم عمله الجنة وأن أحب الأعمال إلى الله أدومها وإن قل.

سنن أبي داود (4/ 327)

حدثنا مسدد حدثنا خالد بن عبد الله حدثنا يزيد بن أبي زياد عن مجاهد عن رجل عن أبي ذر قال قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم - « أفضل الأعمال الحب في الله والبغض في الله ».

(۲)۔۔۔ اسی طرح ایسی پانچ احادیثِ مقطوعہ بھی تلاش سے ملی ہیں جن میں لفظِ اللہ کے بعد کلمہ تعظیمی صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے کلام سے منقول نہیں۔ دیکھئے صحیح البخاری-نسخة طوق النجاة (ص: 161)

حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثنا شقيق حدثنا خباب - رضي الله عنه - قال هاجرنا مع النبي نلتمس وجه الله فوق أجرتنا على الله.....

صحیح البخاری-نسخة طوق النجاة (ص: 202)

أخبرنا حسان بن حسان حدثنا محمد بن طلحة حدثنا حميد عن أنس - رضي الله عنه - أن عمه غاب عن بدر فقال غبت عن أول قتال النبي ؟ لن أشهدني الله مع النبي ليرين الله ما أجد فلقى يوم أحد فهزم الناس فقال اللهم إني.....



صحیح البخاری-نسخة طوق النجاة (ص: 209)

أما فراره يوم أحد فأشهد أن الله قد عفا عنه...

صحیح البخاری-نسخة طوق النجاة (ص: 216)

حدثني مخلد بن مالك حدثنا يحيى بن سعيد الأموي حدثنا ابن جريج عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال اشتد غضب الله على من قتله النبي؟ في سبيل الله اشتد غضب الله على قوم دموا وجه نبي الله.

مصنف عبد الرزاق (3/ 375)

عبد الرزاق عن بن عيينة عن إبراهيم الهجري عن أبي الاحوص عن عبد الله بن مسعود قال إن هذا القرآن مآدبة الله فتعلموا من مآدبته ما استطعتم إن هذا القرآن هو حبل الله الذي أمر به وهو النور المبين والشفاء النافع عصمة لمن اعتصم به ونجاة لمن تمسك به لا يعوج فيقوم ولا يزوغ فيشعب ولا تنقضي عجائبه ولا يخلق عن رد اتلوه فإن الله يأجركم لكل حرف عشر حسنات لم أقل لكم ألم ولكن ألف حرف ولام حرف وميم حرف.

(۳)۔۔۔ امام ابو حنیفہؒ کی کتاب ”الفقہ الاکبر“ میں تقریباً تمام جگہوں میں لفظ اللہ کے بعد کلمہ ”تعظیمی“ کا ذکر ملتا ہے۔ دیکھئے



الفقہ الاکبر (ص: 14)

واللہ تعالیٰ واحد لا من طریق العدد.

الفقہ الاکبر (ص: 29)

خلق اللہ تعالیٰ الأشياء لا من شيء وكان اللہ تعالیٰ علما في الأزل بالأشياء قبل كونها.

الفقہ الاکبر (ص: 67)

وليس قرب اللہ تعالیٰ ولا بعده من طريق طول المسافة وقصرها ولكن على معنى الكرامة والهوان.

الفقہ الاکبر (ص: 53)

كَانَ اللّٰهُ تَعَالٰى خَالِقًا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ وَرَازِقًا قَبْلَ اَنْ يَرْزُقَ وَاللّٰهُ تَعَالٰى يَرٰ فِي الْآخِرَةِ وَيَرٰهُ الْمُؤْمِنُونَ وَهُمْ فِي الْجَنَّةِ بِأَعْيُنِ رُؤُوسِهِمْ بِلَا تَشْبِيهِ وَلَا كَيْفِيَّةٍ.

(۴)۔۔۔ امام محمدؒ کی ”کتاب الاصل“ اور امام شافعیؒ کی ”کتاب الام“ سے جمع کی گئی عبارات میں جہاں کسی آیت کا ذکر ہے، وہاں آیت سے پہلے لفظ اللہ کے ساتھ کلمہ ”تعظیمی“ کا ذکر ملتا ہے۔ اسی طرح عام عبارات میں بھی لفظ اللہ کے ساتھ کلمہ ”تعظیمی“ کا ذکر ملتا ہے، تاہم بعض جگہوں میں کلمہ ”تعظیمی“ کا ذکر نہیں ہے۔ لفظ اللہ اور کلمہ ”تعظیمی“ کو عبارات میں گہرے سیاہ رنگ سے واضح کیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

کتاب الاصل (ج 3 ص 142)

والکفارة ما قال اللہ عز وجل---

کتاب الاصل (ج 3 ص 144)

عن عائشة انها قالت في قول اللہ تعالیٰ---

کتاب الاصل (ج 3 ص 157)

الا ترى ان اللہ عز وجل قد فرض الکفارة في الظهار وقد جعله اللہ منکرا من القول وزورا.

کتاب الاصل (ج 3 ص 158)

ونهى عن الحلف بحد من حدود اللہ وعن الحلف بالطواغيت--

کتاب الاصل (ج 3 ص 182)

عن ابراهيم انه قال في قول اللہ عز وجل في الکفارة

كتاب الاصل (ج3 ص201)

حلف، فقال :على كذا وكذا حجة، وكذا وكذا عمرة ،ومشى الى بيت الله.

كتاب الاصل (ج3 ص333)

واما المشى الى بيت الله تعالى والحج والعمرة والنذر الصيام وكل شئ يتقرب به العبد الى ربه.

كتاب الاصل (ج3 ص311)

فانه يسعه فيما بينه وبين الله تعالى، وفي القضاء لا يسعه--



كتاب الاصل (ج3 ص312)

هلل او كبر او حمد الله تعالى

الأم (1/ 3)

أخبرنا الربيع بن سليمان قال أخبرنا الشافعي رحمه الله تعالى قال قال الله عز وجل { إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ ((برءوسكم)) وَأَرْجُلَكُمْ { الْآيَةَ } قال الشافعي (فَكَانَ بَيْنَنَا عِنْدَ مَنْ خُوطِبَ بِالْآيَةِ أَنَّ غَسْلَهُمْ إِنَّمَا كَانَ بِالْمَاءِ ثُمَّ أَبَانَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ أَنَّ الْغُسْلَ بِالْمَاءِ وَكَانَ مَعْقُولًا عِنْدَ مَنْ خُوطِبَ بِالْآيَةِ أَنَّ الْمَاءَ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِمَا لَا صُنْعَةَ فِيهِ.

الأم (1/ 59)

(قال الشافعي) فلما أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى بِاغْتِرَالِ الْخَيْضِ وَأَبَاحَهُنَّ بَعْدَ الطُّهْرِ وَالتَّطْهِيرِ.

الأم (1/ 59)

(قال الشافعي) فَكَانَ بَيْنَنَا فِي قَوْلِ اللَّهِ عز وجل حتى يَطْهُرْنَ بِأَنَّهُنَّ خَيْضٌ فِي غَيْرِ حَالِ الطَّهَارَةِ وَقَضَى اللَّهُ عَلَى الْجُنُبِ أَنْ لَا يَقْرَبَ الصَّلَاةَ حَتَّى يَغْتَسِلَ وَكَانَ بَيْنَنَا أَنْ لَا مُدَّةَ لِبَطْهَارَةِ الْجُنُبِ إِلَّا الْغُسْلُ وَأَنْ لَا مُدَّةَ لِبَطْهَارَةِ الْحَائِضِ إِلَّا ذَهَابُ الْخَيْضِ ثُمَّ الْإِغْتِسَالُ لِقَوْلِ اللَّهِ عز وجل { حتى يَطْهُرْنَ } وَذَلِكَ بِإِنْقِضَاءِ الْخَيْضِ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ يَعْنِي بِالْغُسْلِ فَإِنَّ السُّنَّةَ تُدُلُّ عَلَى أَنَّ طَهَارَةَ الْحَائِضِ بِالْغُسْلِ وَذَلِكَ سُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَيَانٍ مَا دَلَّ عَلَيْهِ كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ أَنَّ لَا تَصَلِي الْحَائِضُ

الأم (1/ 61)

(قال الشافعي) فَقِيلَ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ يَطْهُرْنَ مِنَ الْخَيْضِ.

الأم (1/ 61)

قَدَّلَ ذلك على أَنَّ لِرَؤُوسِهَا أَنْ يُصِيبَهَا لِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَ بِاعْتِزَالِهَا
حَاضِرًا.

الأم (1/ 208)

(قال الشَّافِعِيُّ) حُضُورُ الْجُمُعَةِ فَرَضٌ فَمَنْ تَرَكَ الْفَرَضَ تَهَاوُنًا كَانَ قَدْ
تَعَرَّضَ شَرًّا إِلَّا أَنْ يَغْفُوَ اللَّهُ كَمَا لَوْ أَنَّ رَجُلًا تَرَكَ صَلَاةً حَتَّى يَمُضِيَ وَقْتُهَا
كَانَ قَدْ تَعَرَّضَ شَرًّا إِلَّا أَنْ يَغْفُوَ اللَّهُ.

(۵)۔۔۔ امام مالک کی کتاب ”المدونة“ سے جمع کی گئی عبارات میں آیات سے پہلے تو کلمہ تعظیمی کا ذکر ملتا
ہے، البتہ عام عبارات میں بعض جگہ کلمہ تعظیمی کا ذکر نہیں ملتا۔ اور امام احمد سے منقول مسائل میں اکثر جگہوں
میں کلمہ تعظیمی کا ذکر نہیں ہے، اب معلوم نہیں کہ یہ ناقل کی طرف سے ہے یا امام صاحب کی طرف
سے؟ دیکھئے



المدونة (1/ 113)

وقال: إنما قال الله تبارك وتعالى: { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ
فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى
الْكَعْبَيْنِ } [المائدة: 6] فلم يوقت تبارك وتعالى واحدة من ثلاث.

المدونة (1/ 130)

وقد قال الله تبارك وتعالى: { وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ } [المائدة: 6]

المدونة (4/ 552)

وتأول مالك هذه الآية قول الله تبارك وتعالى في كتابه: { أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا
يَعْبُدُ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا } [سورة المائدة: 32]
قال: فقد جعل الله الفساد مثل القتل.

المدونة (4/ 553)

قال مالك: فأرى أن يقتل إن رأى ذلك الإمام إذا أخذ المال ولم يقتل أن يقتله
قتله، لأن الله يقول في كتابه: { مَنْ قَتَلَ نَفْسًا يَعْبُدُ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ
فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا } [سورة المائدة: 32]

المدونة (1/ 503)

ابن وهب، عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب أن عمر بن الخطاب كتب
إلى سعد بن أبي وقاص يوم افتتح العراق: أما بعد فقد بلغني كتابك تذكر أن
الناس قد سألوك أن تقسم بينهم مغانمهم وما أفاء الله عليهم.....

المدونة (1/ 530)

قلت: فما فرق ما بين المحاربين والخوارج في الدماء؟ قال: لأن الخوارج خرجوا على التأويل، والمحاربين خرجوا فسقا وخلوعا على غير تأويل، وإنما وضع الله عن المحاربين إذا تابوا....

المدونة (1/ 532)

قال مالك: هو الذي يفقه إذا زجر ازدجر وإذا أشلي أطاع. قلت: رأيت إذا أرسل كلبه ونسي التسمية؟ قال: قال مالك: كله وسم الله.

المدونة (1/ 534)

قلت: رأيت إن نسي التسمية عند الإرسال أياكل؟ قال: قال مالك: يسم الله إذا أكل.



مسائل الإمام أحمد رواية ابنه أبي الفضل صالح (1/ 265)

وسألته عن رجل يعمل الخوص قوته وليس يصيب منه أكثر من قوته هل يقدم على التزويج قال أبي يقدم على التزويج فإن الله يأتي برزقها.

مسائل الإمام أحمد رواية ابنه أبي الفضل صالح (1/ 464)

سألته عن الرجل غسل قدميه فليس خفيه ثم مشى ثم توضأ ومسح على خفيه قال لا يجوز فأنكره وقال هذا خلاف كتاب الله وسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله { إذا قمتم إلى الصلاة فاغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق }

مسائل الإمام أحمد بن حنبل وإسحاق بن راهويه (8/ 3908)

قلت: سئل عن قتل الخنازير وإفساد الخمر وكسر الصليب؟ قال: أكره قتل البهائم، فأما الخمر والصليب فأفسد إن شئت. قال [الإمام] أحمد: قتل الله - [تعالى] - كل خنزير

مسائل الإمام أحمد بن حنبل وإسحاق بن راهويه (2/ 367)

قلت: يمس (الدرهم) الأبيض على غير وضوء؟ قال: أرجو إن شاء الله (تعالى) أن لا يكون هذا بمنزلة المصحف

مسائل الإمام أحمد بن حنبل وإسحاق بن راهويه (3/ 1085)

قال أحمد: يقول: من أوقف وقفاً فمات فهو ميراث، لا يجبس عن فرائض الله - [عز وجل] 4 - شيء.

قال إسحاق: كما قال، إذا كان حبساً [على ولده] 5، لم يجعل 6 عاقبة ذلك للمساكين، فلذلك يرد إلى فرائض الله - [عز وجل] 7 -

مذکورہ حوالوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ جل جلالہ کے اسم گرامی کے ساتھ کوئی تعظیم کا کلمہ کہنے کے بارے میں ایک قول وجوب کا ہے، اور ایک استحب کا۔ اور امت کے تعامل سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بکثرت تعظیمی کلمات استعمال کیے گئے ہیں، اور بکثرت چھوڑے بھی گئے ہیں۔ نیز درود شریف کے سلسلہ میں بھی تعامل اس پر ہے کہ ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کہا جاتا ہے، اور اسکو وجوب صلاۃ کی ادائیگی کے لیے کافی سمجھا جاتا ہے۔ اس میں لفظ جلالت کے ساتھ عموماً کوئی تعظیمی کلمہ نہیں ہوتا۔ احادیث مرفوعہ اور بزرگان امت کے اس عمل سے ہر جگہ تعظیمی لفظ کا التزام نہیں ہوا۔ رائج یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایسا کرنا واجب نہیں ہے۔ البتہ حتی الامکان اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذکر مبارک کا اہتمام کرنا چاہئے۔ اور شاید عدم وجوب کی وجہ یہ ہو کہ لفظ ”اللہ“ بذات خود تمام صفات کمال کی جامعیت پر دلالت کرتا ہے، اس کی تعظیم کے لیے کسی الگ لفظ کے استعمال کی فی نفسہ ضرورت نہیں۔ البتہ ایک مومن کے لیے مناسب یہی ہے کہ وہ الفاظ تعظیم کا اہتمام کرے۔

حاشیۃ ابن عابدین (رد المحتار) (1/517)

قال الزاهدی: وفي النظم إذا تكرر اسم الله تعالى في مجلس واحد أو في مجالس
يجب لكل مجلس ثناء على حدة، ولو تركه لا يبقى ديناً عليه.

[حاشیۃ الطحطاوی _ (228/1)]

واعلم أنه لا خلاف في وجوب التنزيه عند سماعه تعالى و لو من نفسه
و لو حكما كأصم كما أفاده الحلبي بحثا و أنه يكفي مع التكرار في مجلس
واحد ثناء واحد كما في البحر و ما زاد على ذلك مندوب فيحمل قول
الشرح بخلاف ذكره على هذا و هل المراد بوجوب التنزيه الوجوب المصطلح
عليه أو الافتراض والظاهر الاول في غير مرة واحدة أما هي ففرض لقوله
تعالى ”فاذكروني أذكركم“.

[الفتاوى البرازية (3/199)]

و يستحب أن يقول قال الله تعالى ولا يقول قال الله بلا تعظيم و
بلا إرداف وصف صالح للتعظيم.

معارف السنن (290/4)

وكذا الاختلاف إذا ذكر اسم الله تعالى في ذكر كلمة التقديس والإجلال-قال
الزاهدي في "النظم" و لو تكرر اسم الله تعالى في مجلس واحد و في
محالس يجب لكل ثناء عليحدة ولو ترك لا يبقى ديننا عليه الخ...

التفسير المظهرى . موافقا للمطبوع (ص: 2)

اللّه قيل جامد - والحق انه مشتق من الله بمعنى المعبود حذفت الهمزة
وعوضت عنها الالف واللام لزوما ومن أجل التعويض اللازم قيل يا الله - إذ
لا معنى للاشتقاق إلا كون اللفظين شاركين في المعنى والتركيب - ثم جعل
علما لذات الواجب الوجود المستجمع للكمالات المنزهة عن الرذائل ولذا
يوصف ولا يوصف به.....والله تعالى اعلم بالصواب

نعمان على خان

دارالافتاء جامعة دارالعلوم كراچی

۲۵ / ذی الحج / ۱۴۳۷ھ

۲۸ / ستمبر / ۲۰۱۶ء

الجواب صحیح
امیر محمد رفیع غفاری
۲۵ / ۱۲ / ۱۴۳۷ھ



الجواب صحیح
میر عبدالمعین علی
۲۶ / ۱۲ / ۱۴۳۷ھ



الجواب صحیح
نبی محمد رفیع عثمانی
۲۵ - ۱۲ - ۱۴۳۷ھ



الجواب صحیح
شاہ محمد تنفیذ علی
۲۶ / ۱۲ / ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح
۲۵ / ۱۲ / ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح
۲۸ / ۱۲ / ۱۴۳۷ھ

۲۸ / ۱۲ / ۱۴۳۷ھ